نقش آغاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راشد الحق سمیع حقانی

رمضان المبارک، تزکیہ نفس، خود احتسابی اور قربِ الٰہی کا مہینہ

اسلامی سال کا سب سے محترم ومکرم مہینہ الحمدللہ شروع ہے، اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتیں موجزن ہیں۔ اور اس کا ایک ایک لمحہ اور ایک ایک ساعت اتنی قیمتی ہے کہ پوری دنیا کی مال ومتاع اس کے سامنے بے مایہ ہے۔ انوار و برکات کی آبشاروں سے پژمردہ دلوں کی سوکھی اور ویران کھیتیاں لہلہا اٹھی ہیں۔ گناہوں میں ڈوبے اور بادہ عصیاں سے تربتر انسانوں کے لئے یہ شہر مبارک نوید مغفرت ہے۔ ہر سُو مغفرت اور بخشش کے بادل ہیں جو پیہم برس رہے ہیں۔ چاہے کوئی پیاسا ہو یا نہ ہو اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور جود وسخا اپنے عروج پر ہے لیکن وہ انسان زیادہ خوش قسمت ہیں جو طلب اور جستجو سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے بحر بیکراں سے گوہر مراد حاصل کریں۔

ہر مسلمان کے چہرے پر ایمان وتقویٰ کی روشنی نمایاں ہے۔ دنیا کے اقوام وملل اور مختلف مذاہب اسلام کے اس مقدس مہینہ رمضان المبارک جیسے بابرکت، پررونق اور عظیم الشان مہینے کی ادنیٰ مثال پیش کرنے سے بھی قاصر ہیں۔ رمضان المبارک کی اتنی زیادہ برکات اور ہمہ جہت خصوصیات ہیں جسکا شمار یہاں پر ممکن نہیں۔ خود حضور ﷺ اسکی بشارت دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ شهر عظيم شهر مبارك اوله رحمة واوسطه مغفرة واخره عتق من النار ''آپ لوگوں پر ایک عظیم مہینہ آنے والا ہے جس کا پہلا عشرہ رحمت ہے درمیانی عشرہ مغفرت ہے اور آخری عشرہ جہنم کی آگ سے آزادی ہے۔'' اگر یہ تینوں نعمتیں کسی کے خالی اور خاک آلودہ دامن میں ڈال دی جائیں تو اس شخص کی سعادت اور خوش بختی کا کیا کہنے۔ اس مہینہ میں جہاں ہر نیک کام اور عمل کا اجر وثواب کئی گنا بڑھ جاتا ہے وہیں اس مہینے کے کچھ سخت تقاضے اور آداب بھی ہیں۔ رمضان المبارک کا ایک بنیادی فلسفہ یہ ہے کہ انسان اپنے نفس، اپنے اعمال اور اپنے کردار کا محاسبہ کرے۔ اور یہ انسان جو سارا سال گناہوں اور دنیا کی محبت میں لتھڑا ہوا ہوتا ہے اور اس کے دل اور نفس پر جو گناہوں کا گرد وغبار اور زنگ چڑھ جاتا ہے، یہ مہینہ اس کے لئے صیقل گری کا کام کرتا ہے۔ اسی کا نام تزکیہ نفس ہے۔ اس مہینہ میں جہاں انسان کو تزکیہ نفس کا موقع ملتا ہے وہیں اس کو صبر وقربانی کا بھی درس دیا جاتا ہے۔ انسان اس مہینے میں صبر وقربانی کے ایسے ایسے مراحل طے کرتا ہے کہ عام حالات میں اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ ایک مختصر وقت میں انسان کئی سعادتوں سے مالا مال ہوجاتا ہے۔ اور اس کی برکات وثمرات سے انسان سارا سال بار آور رہتا ہے۔

محترم قارئین رمضان المبارک کے ان قیمتی لمحات میں اپنے ان مستحق بھائیوں اور پڑوسیوں، قریبی رشتہ داروں اور ضرورتمندوں کا خاص خیال رکھیں کہ وہ بھی رمضان المبارک کی کامل خوشیوں سے مستفید ہوسکیں۔ حضور پاکؐ جو جودوسخا کے پیکر بے مثال تھے لیکن رمضان المبارک میں آپ اسقدر زیادہ فیاضی کا مظاہرہ فرماتے کہ صحابہ کرامؓ اور اہل بیت اس پر تعجب کا اظہار فرماتے۔ موجودہ حالات میں حضور پاک ﷺ کی اس مبارک سنت کا اتباع امت مسلمہ کیلئے انتہائی اور از حد ضروری ہے کیونکہ دنیا بھر میں اور خصوصاً پاکستان میں مسلم بھائیوں کی اکثریت غربت کی مقررہ شرح سے بھی نیچے زندگی بسر کر رہی ہے۔ ہمارے روزے، اعمال، تراویح اور دیگر عبادات اسوقت تک بارگاہ خداوندی میں شرف قبولیت نہیں پائینگے جب تک ہمارے آس پاس قرب وجوار اور خصوصاً پڑوسیوں اور دیگر اہل محلہ کی ضروریات، حاجات اور کھانے پینے کی اشیاء ہم انہیں فراہم نہ کریں۔ کیونکہ اسلام کا بنیادی فلسفہ اخوت اور مواسات پر مبنی ہے۔ اگر ہم کچھ ایثار اور سخاوت سے کام لیں تو تعجب نہیں کہ ہمارے آس پاس کوئی بھوکا اور پیاسا اس مبارک مہینے میں باقی نہ رہے اسکے علاوہ رمضان المبارک کی ان بابرکت ساعتوں میں اپنے ان مظلوم مسلم بھائیوں اور بے سہارا بہنوں کا تصور بھی ضرور آپکے سامنے رہے جو اس پُرامن اور پُرسکون مہینے میں بھی عالمی استعمار کے پنجہ استبداد میں جکڑے ہوئے ہیں اور دن رات صرف اس جرم کی سزا کاٹ رہے ہیں کہ		ع		اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

جس وقت ہمارے سامنے نعمتوں سے بھرے دسترخوان سجے ہوں اور دنیا کی نعمتوں سے ہم لطف اندوز ہو رہے ہوں تو ذرا چشم تصور میں اپنے ان معصوم بہن بھائیوں کو بھی لائیے جن کے گھر بار اور سہاگ کفر اور اسلام کی موجودہ جنگ کی نذر ہوگئے ہیں۔ ان پر ہر صبح کا سورج قیامت کا منظر پیش کرتا ہے اور ہر رات کی تاریکی ان کے مقدر کی سیاہی میں اضافہ کرتی ہے۔ افتاد و مصیبت کی اس سخت گھڑی میں اگر ہم ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتے تو ان مظلوم بھائیوں اور سربکف مجاہدوں کیلئے دعا تو کر سکتے ہیں۔ جنکی قربانیوں سے اسلام کی سج دھج میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور ایک نئی تاریخ رقم ہو رہی ہے۔		ع		اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

اسی طرح عید کے موقع پر بھی ہمیں بیہودہ اور غیر شرعی خوشیاں نہیں منانی چاہئیں کہ اول تو یہ مسلمانوں کا شعار ہی نہیں اور پھر۔ ع		غریب وسادہ ورنگین ہے داستانِ حرم		اور دوسرا مسلمانوں کی حقیقی عید تو اس دن ہوگی جب عالمی استعمار سے عالم اسلام کا چپہ چپہ جغرافیائی، سیاسی، اقتصادی، معاشی اور ثقافتی تسلط سے آزاد ہوگا۔ اور اسی طرح قبلہ اول یہود کے چنگل سے آزادی حاصل کرے تب ہی ہم خوشیاں منانے میں حق بجانب ہوں گے۔

آخر میں قارئین سے التجا ہے کہ وہ اپنی دعاؤں میں دینی مدارس (جو اسلام کے قلعہ ہیں) اور شعائر اسلام کی حفاظت کے لئے خصوصی دعائیں مانگیں کہ ''اپنوں'' اور بیگانوں کی نگاہوں میں یہ کھٹک رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کے آداب وتقاضوں کو پورا کرنے کا اہل بنائے۔ (امین)